يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اے مسلمانو! تمہارے اوپر روزے فرض کردیئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کردیئے گئے تھے تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو

رمضان کی دو اہم عبادتیں

روزہ
اور
تراویح

از

مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی

شائع کردہ

مکتبہ شفیع ،رضیۃ الابرار ،سلمان آباد ،بھٹکل

Maktaba Shafi,Raziyatul Abrar,Salman Abad,

قال رسول الله ﷺ: من صام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن قام رمضان إيماناً واحتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه(صحيح بخاری) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل اور ثواب کی امید میں رمضان المبارک کا روزہ رکھے گا اور تراویح پڑھے گا، اسکے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

رمضان کی دو اہم عبادتیں

روزہ

اور

تراویح

از

حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

شائع کردہ

إدارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل (کرناٹک)

نام کتاب	:	رمضان کی دو اہم عبادتیں
مؤلف	:	حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی مدظلہ العالی
کمپوزنگ	:	قاسمی کمپوٹر، رضیة الأبرار، سلمان آباد، بھٹکل، کرناٹک، ھند
طبع اول	:	۱۴۳۱ھ مطابق ۲۰۱۰ء
تعداد	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت	:	
باہتمام	:	محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی

ملنے کا پتہ:

مکتبہ شفیع، رضیة الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

Maktaba Shafi,Raziyatul Abrar,Salman Abad,
Bhatkal-581320, Mob- 9900794451

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین

وعلی الہ وأصحابہ أجمعین ،أمابعد

رمضان المبارک کا مہینہ بڑا بابرکت،عبادت کرنے اوراپنے گناہوں کومٹانے کا مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں گیارہ مہینہ کے مقابلہ میں اجروثواب میں اضافہ فرماتے ہیں،اور کتنے ہی گناہ گاروں کے لئے ان کی عبادت وریاضت کے مطابق جنت کا فیصلہ بھی فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے مسلمانوں ! تمہارے اوپر روزے فرض کردیئے گئے ہیں،جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پرفرض کر دیئے گئے تھے،تا کہ تمہارے اندرتقویٰ پیدا ہو اوررسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت ورحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اورجہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں،اورسرکش شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم) ارشادنبوی ہے :جو سچے دل اورثواب کی امید میں روزہ رکھے اورتراویح پڑھے،اللہ تعالیٰ اسکے سابقہ گناہوں کومعاف کردیتے ہیں۔

(بخاری ومسلم)

مگرافسوس کہ اکثرمسلمان رمضان وغیر رمضان میں کوئی فرق نہیں کرتے ، بلکہ رمضان المبارک میں دنیوی مصروفیات اورتجارت میں اضافہ ہوجا تاہے،اورتھکاوٹ کی وجہ سے روزہ وتراویح بے معنی ہوکررہ جاتے ہیں۔اسلئے گذشتہ سال تراویح کی

اہمیت اور رکعات کے متعلق ایک مفصل کتاب لکھی گئی تھی۔الحمدللہ اس کا فائدہ ہوا۔اب چونکہ رمضان المبارک قریب ہے، اسلئے روزہ وتراویح کے متعلق مختصراًچنداحکام ومسائل تحریر کئے جارہے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو مفید بنائے۔قارئین سے درخواست ہے کہ اس مقدس مہینہ میں راقم کے لئے بھی دعافرمائیں۔

محمد شفیع علی قاسمی، بھٹکل

۱۵/رجب المرجب ۱۴۳۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے محترم بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

اے مسلمانوں! تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کر دیئے گئے تھے، تا کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں روزہ فرض کر دیئے گئے ہیں، اور یہ مہینہ تقویٰ پیدا کرنے کا مہینہ ہے۔ لہذا گیارہ مہینوں کے مقابلہ میں رمضان المبارک میں عبادت میں اضافہ ہونا چاہئے۔ پورے مہینہ کے روزہ رکھیں، تراویح، تلاوت، صدقات کا اہتمام ضرور کریں۔ بغیر محنت کے ثواب و جنت کا ملنا مشکل ہے اور گناہوں کے معافی کے وعدہ کا مستحق ہونا بھی مشکل ہے، اسلئے روزہ، تراویح و دیگر عبادتیں سنت کے مطابق ہی ادا کریں۔ مزید تفصیل اور دلائل کے لئے راقم کی کتاب ''تراویح سنت کے مطابق پڑھئے'' کا مطالعہ کریں۔ رمضان المبارک کے لئے دو عبادتیں مخصوص کی گئی ہیں۔

(۱) روزہ، فرض ہے۔ (۲) تراویح، سنت ہے۔

روزہ: جب رمضان المبارک کا چاند نظر آئے یا شعبان کے تیس (۳۰) دن مکمل ہو جائیں، تو ہر عقل والے، بالغ اور روزہ رکھنے کی طاقت رکھنے والے، مقیم مسلمان پر پورے مہینہ کا روزہ رکھنا فرض ہے، روزہ نہ رکھنے پر گناہ گار ہوگا اور آخرت میں

عذاب کا بھی مستحق ہوگا۔

مسائل چاند: (۱)اگرکوئی روزہ دارشروع رمضان میں کسی ایسے مقام پر پہنچے، جہاں رمضان شروع نہ ہوا ہو، تو اس کا روزہ نفل ہو جائیگا اور وہ اس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے گا۔(۲)اگرکوئی شخص کسی ایسے علاقہ سے سفر کرے، جہاں رمضان نہ ہو، اور رمضان والے علاقہ میں پہنچے، تو وہ روزہ دار کی طرح رہے، اور اس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے۔(۳)اگرکوئی روزہ دار ایسے علاقہ میں پہنچ جائے، جہاں پرعید ہو، تو وہ اس شہر والوں کے ساتھ عیدمنائے، اور انتیس(۲۹) سے کم روزوں کی قضا کرے۔ (۴)اگرکوئی عید کرکے سفر کرے اور ایسے مقام پر پہنچے، جہاں پر رمضان ہو، تو وہ، روزہ دار کی طرح رہے، اور اس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے اور عیدمنائے، اگرچہ اس کے روزے تیس(۳۰) سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ (۵)اگر چاند مشرقی علاقہ میں نظر آئے اور مغربی علاقہ میں نظر نہ آئے، تو مغربی علاقہ والے، مشرقی علاقہ والوں کی رویت کا اعتبار کریں۔(فتح المعین)

روزے کے فرائض:۔(۱) نیت کرنا، فرض روزہ کے لئے مغرب سے سحری تک نیت کرنا فرض ہے۔فرض روزہ کی نیت میں تعین بھی لازم ہے۔ ہر دن، رات کو کل کے روزہ کی نیت کرے۔نَوَيْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ اَدَاءِ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى. میں نیت کرتا ہوں اس سال کے رمضان کے فرض روزے کی

،اللہ تعالیٰ کے لئے (۲) پیٹ اور دماغ میں کسی چیز ڈالنے سے بچنا۔(۳) جماع اور منی نکالنے سے بچنا۔(۴) عمداً یعنی جان بوجھ کرتے کرنے سے بچنا۔

روزہ توڑنے والی چیزیں:۔(۱) جان بوجھ کر کھانا پینا، بیڑی ،سگریٹ،حقہ وغیرہ پینا۔ کان، ناک اور شرمگاہ میں کسی چیز کا ڈالنا۔(کان میں پانی چلے جانے سے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ باطل نہیں ہوگا،البتہ دوا ڈالنے سے باطل ہوگا۔)(۲) جان بوجھ کرتے کرنا۔(۳) حیض ونفاس کا شروع ہونا۔(۴) جماع کرنا اور منی نکالنا۔ (۵) پاگل ہونا، دن بھر بے ہوشی اور نشہ کی حالت میں رہنا۔(۶) مرتد ہونا یعنی اسلام سے نکل جانا۔

روزے کی سنتیں:۔(۱) سحری یعنی آخر رات میں کھانا (وقت کے بعد کھانے سے روزہ نہیں ہوگا) (۲) فرض غسل کی ضرورت ہو تو سحری سے پہلے غسل کرنا۔ (۳) تلاوت،ذکر،صدقات زیادہ کرنا۔(۴) سورج غروب ہوتے ہی افطار کرنا۔ (۵) کھجور یا پانی سے افطار کرنا۔(٦) افطار کے وقت دعا مانگنا۔(٦) روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھنا۔"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ، ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ،وَثَبَتَ الْاَ جْرُ اِنْشَاءَ اللہ. (ابوداود) دوسرے کے گھر میں افطار کرے تو یہ دعا پڑھے۔ اَفْطَرَ عِنْدَ کُمُ الصَّائِمُونَ ،وأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَ بْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.
(الأذكار للنووی،ص ۲۲۰) (۷) روزہ دار کے لئے افطاری کا انتظام کرنا۔

روزے کے مکروہات: (۱) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، لڑائی، جھگڑا کرنا (۲) خوشبو کا ستعمال کرنا (فتح المعین) (۳) بلاضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھنا (ظالم شوہر کے لئے چک کر تھوک دینا جائز ہے) (۴) ٹوتھ پیسٹ Tooth paste یا منجن کا استعمال کرنا۔ (۵) زوال کے بعد مسواک کرنا (امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے) (۶) کلی، غرغرہ، ناک میں پانی لینے میں زیادتی کرنا۔ (۷) شہوت سے معانقہ کرنا، بوسہ دینا یا شہوت کے کسی عمل کو کرنا۔ (اگر انزال کا خوف ہو تو بوسہ لینا یا شہوت کے کسی عمل کو انجام دینا حرام ہے)۔ (۸) بلاضرورت سرمہ، کاجل لگانا۔ (۹) سارا دن سونا (۱۰) عبادت کو چھوڑ کر کھیل کود اور ٹی.وی TV میں مشغول ہونا۔ (۱۱) خون نکالنا۔

(۱۲) بلاضرورت تیرنا۔ (کان وغیرہ میں پانی چلا جائے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔) شدید بیماری کی صورت میں انجکشن اور گلوکوز لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مندرجہ ذیل صورت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

(۱) سخت بیماری یا روزہ رکھنے کی بنا پر مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو۔ (۲) مسافر کے لئے۔ جو شخص اڑتالیس (۴۸) میل ہاشمی کے سفر کا ارادہ رکھتا ہو، اس کے لئے روزہ نہ رکھنا اور چار رکعات والی نماز کو دو رکعات پڑھنا جائز ہے۔ ایک میل ہاشمی کی مسافت امام رافعیؒ نے بارہ ہزار 12000 قدم لکھا ہے اور ایک قدم (Foot) بارہ انچ کا ہوتا ہے۔ اس حساب سے 48 میل ہاشمی، 175 کلومیٹر ہوتے ہیں، نیز امام

نوویؒ نے ایک میل ہاشمی چھ ہزار 6000 ذراع لکھا ہے اور ایک ذراع چوبیس انگلیوں (چوبیس انچ) کا لکھا ہے۔ایک ذراع چوبیس انچ کے حساب سے 48 میل ہاشمی 175 کلومیٹر ہی ہونگے۔لہذا اس سے کم کی مسافت میں نماز میں قصر کرنا اور روزہ کا ترک کرنا صحیح نہ ہوگا۔واللہ اعلم۔

قضاء وفدیہ کے احکام:۔ مریض، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جب اپنی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو جتنے روزہ چھوٹ گئے ہوں تو اتنے ہی روزہ قضا کریں۔(۲) اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اپنے بچہ کی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے، تو ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے، اور عذر دور ہو جانے کے بعد اتنے روزہ قضا رکھے۔(امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اپنی تکلیف یا بچہ کی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو صرف قضا لازم ہے اور فدیہ واجب نہیں ہے)۔(۳) ایسا مریض یا بڑھا جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا ہو، تو وہ روزہ نہ رکھے، اور ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے۔فدیہ کی مقدار شوافع کے نزدیک ایک مُد اناج 600 گرام تقریباً ہوتی ہے اور احناف کے نزدیک صدقہ فطر کے برا برنصف صاع گیہوں تقریباً پاونے دو (1.750) کلوگرام یا اس کی قیمت ہوتی ہے۔

فطرہ: رمضان المبارک کے ختم پر بطور کفارہ صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع اناج ادا کیا جائے گا۔ایک صاع کی مقدار تقریباً دونوں

ہتھیلیاں ملا کر چار بڑی ہتھیلیوں کی مقدار ہوتی ہے۔ کلوگرام کے حساب سے بعض علماء کی تحقیق کے مطابق ۲ کلو ۱۰۰ گرام ہوتا ہے۔ احتیاطاً دو کلو چار سو (2.400) کلوگرام ادا کرے۔ احناف کے نزدیک نصف صاع گیہوں یا اس کی قیمت ادا کی جائیگی۔ نصف صاع گیہوں تقریباً پاونے دو (1.750) کلوگرام ہوتا ہے۔

تراویح: تراویح رمضان المبارک کی مستقل عبادت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح کی تاکید فرماتے تھے، فرض ہونے کے خدشہ سے حکم نہیں فرماتے تھے، اور ارشاد فرماتے تھے، جو شخص رمضان المبارک میں سچے دل اور ثواب کی امید میں تراویح پڑھیگا، اسکے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزہ کو فرض کیا ہے اور تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان بیہقی) (۲) اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان المبارک کے روزے کو فرض کیا ہے اور میں نے رمضان المبارک کے قیام (تراویح) کو سنت قرار دیا ہے۔

(سنن نسائی)

رکعات تراویح

جمہور علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ بعض لوگ بیس (۲۰) رکعات تراویح کے سنت ہونے، اور اس پر اجماع کا انکار کرتے ہیں، اور تہجد کے باب کی احادیث اور عبارتوں سے آٹھ

رکعات تراویح پر استدلال کرتے ہیں۔ خود بھی دھوکہ میں رہتے ہیں، اور دوسروں کو بھی دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ جبکہ جمہور صحابہ، وتابعین، وتبع تابعین، مجتہدین امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام عبداللہ ابن مبارکؒ، امام داود ظاہریؒ، ودیگر فقہاء ومحدثین امام ترمذیؒ، امام بیہقیؒ، علامہ ابن عبدالبر مالکیؒ، امام غزالیؒ، علامہ کاسانیؒ، علامہ ابن رشد قرطبی مالکیؒ، علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ، علامہ رافعیؒ، علامہ ابواسحاق شیرازیؒ، علامہ نوویؒ، علامہ سبکیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ، علامہ ابن الملقنؒ، علامہ زین الدین عراقیؒ، علامہ عینیؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ زکریا انصاریؒ، علامہ رملیؒ، علامہ خطیب شربینیؒ، علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ وغیرھم بیس (۲۰) تراویح کے قائل، بلکہ بیس (۲۰) رکعات پر عمل پیراء ہیں۔
ذیل میں بیس (۲۰) رکعات تراویح کے متعلق چند محدثین وفقہاء کی عبارتیں نقل کی جارہی ہیں۔

(۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے رمضان المبارک میں رات کو تراویح پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے، اس لئے تم ان لوگوں کو رات میں تراویح پڑھاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا امیر المؤمنین! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر عمل نہیں ہے (یعنی باجماعت تراویح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن

یہی بہتر ہے، تو انہوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔ (إسناده حسن، المختارة للضياء المقدسی ۱۱۶۱)

۲) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینے میں حضرات صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے اور وہ سوسو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شدت قیام یعنی طول قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔

(الصيام للفريابی مخرج ۱۷۶، وسنن بیهقی ۴۸۰۱، متفق علی صحته)

(۳) حضرت یزید بن رومان رحمہ اللہ (تابعی) فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک میں تیئس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھتے تھے۔ (**موطا امام مالک ۲۵۲، إسناده مرسل قوی، آثار السنن ۶/۵۵**)

۴) امام شافعی رحمہ اللہ (۲۰۴ھ) لکھتے ہیں: ''میں نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو (۲۰+۱۶+۳) انتالیس رکعات پڑھتے دیکھا، لیکن میرے نزدیک بیس (۲۰) رکعات ہی پسندیدہ عمل ہے، اسلئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی منقول ہے، اور ہمارے زمانہ میں مکہ مکرمہ میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھی جاتی ہے''۔ (الام ۱/۱۶۷)

(۵) علامہ ابن عبد البر مالکی رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) لکھتے ہیں۔ ''صحیح بات یہ ہے کہ تراویح

مع وتر اکیس (۲۱) یا تئیس (۲۳) رکعات ہے، واللہ اعلم، اور یہی تمام علماء کا قول ہے یعنی احناف، شوافع اور اکثر فقہاء کا قول ہے اور یہی بیس (۲۰) رکعات کا عمل حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے"۔

(الإستذکار ۲/۵۴)

(٦) علامہ البرکات نسفی حنفیؒ (م ۷۱۰ھ) لکھتے ہیں: "رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت ہے"۔ (کنز الدقائق، ص ۳٦)

(۷) علامہ ابواسحاق شیرازی شافعیؒ لکھتے ہیں۔ "تراویح کی نماز بیس (۲۰) رکعات ہے۔ (المھذب)

(۸) فقہ ملکی کی کتاب میں لکھا ہے ۔ "تراویح یعنی قیام رمضان کی رکعتیں بیس (۲۰) ہیں، تین وتر کے علاوہ، حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں چھتیس ۳٦ رکعات پڑھی جاتی تھی، پھر سلف وخلف کا عمل بیس (۲۰) ہی رکعات پر ہوا۔

(فقه العبادات على المذهب المالكى ۱/ ۱۹۵)

(۹) علامہ مجد الدین ابن تیمیہ حنبلیؒ لکھتے ہیں۔ "تراویح یعنی قیام رمضان کی رکعتیں بیس (۲۰) ہیں، دس سلاموں کے ساتھ۔ (المحرر فی الفقه ۱/ ۹۰)

(۱۰) علامہ سبکی شافعیؒ لکھتے ہیں۔ ہمارے (شوافع) کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات ہے۔ (المصابیح للسیوطی)

(۱۱) علامہ ابن حجر عسقلانی شافعیؒ لکھتے ہیں۔ "روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رمضان المبارک کی ایک رات صحابہ کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی، دوسری رات بھی صحابہ جب جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔ اور جب تیسری رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد مسجد میں جمع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کر دی جائے اور تم کر نہ سکو۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بغیر ذکر رکعات کے منقول ہے، اور وہ بالاتفاق صحیح ہے، دوسری روایت میں **خَشِيْتُ أنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلاةُ الليل فتعجزوا عنها** کے الفاظ ہیں اور بخاری کی روایت میں **فُتُوَفِّی رَسُولُ اللّٰهِ** ﷺ **وَالأمْرُ عَلَى ذٰلِک** کے بھی الفاظ ہیں، اور رکعات کے متعلق جو حدیث ابن حبانؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات آٹھ رکعات اور وتر پڑھائی۔ یہ حدیث امام رافعیؒ کی نقل کردہ (بیس رکعات والی) حدیث کے خلاف ہے مگر بیس (۲۰) رکعات کا ذکر دوسری حدیث میں بھی آیا ہے جس کو امام بیہقیؒ نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے مہینہ میں انفرادی بھی بیس (۲۰) رکعات اور وتر پڑھتے تھے۔ شیخ سلیم رازیؒ اپنی کتاب ترغیب میں تین (۳) رکعات وتر نقل کیا ہے۔ امام بیہقیؒ نے اگرچہ اس حدیث کے راوی ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کو متفرد اور ضعیف کہا ہے لیکن بیس (۲۰) رکعات کی تائید میں مؤطا، وابن ابی شیبہ اور بیہقی میں روایات موجود

ہیں جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح پڑھانے کے لئے جب مامور کیا تو وہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ (**تلخیص الحبیر ۲/۵۳**)

(۱۲) علامہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعیؒ لکھتے ہیں۔ ''بیس (۲۰) رکعات تراویح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل حدیث ضعیف سے ثابت ہے، لیکن صحابہ کے اجماع سے بیس (۲۰) رکعات ہی کا تعین ہوا۔ (**المنهاج القويم ۱/۲۸۱**)

(۱۳) علامہ خطیب شربینی شافعیؒ لکھتے ہیں۔ تراویح کی نماز رمضان المبارک کی ہر رات بیس (۲۰) رکعات، دس سلاموں کے ساتھ پڑھی جائیگی، اسلئے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں حضرات صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے۔ (**مغنی المحتاج ۳/۱۵۸**)

(۱۴) شیخ وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں۔ ''صلاۃ التراویح یعنی قیام رمضان کی رکعتیں بیس (۲۰) ہیں اور یہ سنت موکدہ ہیں۔ سب سے پہلے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔'' (**الفقه الإسلامی ۲/۷۲**)

(۱۵) علامہ انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں۔ ''رکعات تراویح کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مختلف روایتیں منقول ہیں، مگر اجماع بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پر ہوا، اور اسی پر امت کا عمل ہے۔ (**فیض الباری ۴/۳۲۶**)

(رکعات تراویح کی تفصیل ودلائل کے لئے راقم کی کتاب ''تراویح سنت کے مطابق پڑھئے'' کا مطالعہ کیجئے)

طریقہ تراویح

تراویح خوشی کے ساتھ، دل سے، ثواب کی امید میں، سنت کے مطابق، فرض نماز ہی کی طرح پڑھے۔ جلدی جلدی، سستی کے ساتھ تراویح پڑھنے سے، ثواب میں کمی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ ناراض بھی ہوتے ہیں۔ ایک مہینہ اللہ کو راضی کرنے کے لئے اور جنت کو حاصل کرنے کے لئے، تکلیف برداشت کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ ذیل میں تراویح کی ترتیب واحکام لکھے جاتے ہیں۔ (۱) ہر دو رکعات کی نیت کرے۔ (۲) اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر باندھے۔ (۳) شافعی حضرات وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفاً مُسْلِماً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلوٰتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَا یَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰ لِكَ اُمِرْتُ وَاَ نَامِنَ الْمُسْلِمِيْن پڑھیں۔ (صحیح مسلم) حنفی حضرات سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں۔ (ابوداود) (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھے۔ (مصنف عبدالرزاق ۲۵۸۹) (۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم سے مکمل سورہ فاتحہ پڑھے۔ (۶) پھر قرآن پڑھے۔ (۷) رکوع کرے اور اس

میں کم ازکم تین ۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (وَبِحَمْدِہٖ) پڑھے۔(ترمذی وابوداود)(۸)رکوع سے اٹھ کر رَبَّنَا لکَ الْحَمْدُ...... پڑھے۔(۹)سجدہ کرے اوراس میں کم ازکم تین ۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (وَبِحَمْدِہٖ) پڑھے۔ (ترمذی ابوداود) (۱۰)سجدہ سے اٹھے،اطمینان سے بیٹھ کر رَبِّ اغْفِرْلِي ،وَارْحَمْنِیْ ،وَاجْبُرْنِی ْ،وَعَافِنِیْ، وَاَجِرْنِیْ ، وَارْفَعْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَارْزُقْنِی پڑھے۔(۱۱)پھردوسراسجدہ کرےاورسجدے میں تین ۳ مرتبہ تسبیح پڑھے۔(۱۲)سجدہ سے اٹھ کرتشہد میں بیٹھےاوراَلتَّحِیَاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَن لَّااِلَهَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہ، اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِک عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ ،کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبرَاهِیْمَ وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد،اَللّٰهُمَّ اِنی اِعُوذُبِک مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ، وَاَعُوذُبِک مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ، اَللّٰهُمَ اِنی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْماًکَثِیْراً، وَلا یَغْفِرُ الذُّنوبَ اِلَّااَنْتَ، فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ ، وَارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیْم

پڑھے۔(تشہد میں انگلی ایک بار اٹھائے، ہلاتے نہ رہے۔(ابوداود)
(۱۳)سلام پھیرے۔ (۱۴)دوسری رکعات میں دعاءافتتاح (وَجَّهْتُ / سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ) نہ پڑھے، اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم سے پوری رکعت اسی طرح ادا کرے۔(۱۵)اسی طرح بیس (۲۰) رکعات ادا کرے۔

بعض لوگ فرض نماز اور تراویح کی نماز میں فرق سمجھتے ہیں۔جلدی اور سستی کے خاطر بعض اذکار پڑھتے نہیں یا کم پڑھتے ہیں۔اس سے اللہ ناخوش ہوتا ہے، اور شیطان خوش ہوتا ہے۔

ترویحہ: ہر چار رکعات کو ایک ترویحہ کہتے ہیں۔تراویح میں ہر چار رکعات کے بعد بقدر چار رکعات بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے۔علماء وفقہاء نے لکھا ہے کہ ہر چار رکعات کے بعد بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔**سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ ، وَالْقُدْرَةِ ، وَالْکِبْرِیَآءِ، وَالْجَبَرُوْتِ ، سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ، سُبُّوحٌ قُدُّسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ ، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ نَسْتَغْفِرُاللّٰهَ ، وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ ، وَنَعُوذُبِکَ مِنَ النَّار. یا سبحان اللہ،لاالہ الااللہ،اللہ اکبر** یا کوئی دعا پڑھے۔اسلئے کہ صحابہ کرام ﷺ مکہ میں تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد طواف کیا کرتے تھے،اور مدینہ میں ہر چار رکعات کے بعد چار رکعات نفل پڑھا کرتے تھے۔تراویح ونماز کی تفصیل ودلائل کے لئے راقم کی کتاب ’’تراویح سنت کے مطابق پڑھیے‘‘ کا مطالعہ کیجئے۔

افطار سے پہلے کثرت سے یہ دعا پڑھے: یَاوَاسِعَ الْفَضْلِ اِغْفِرْلِیْ اور اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْ ءٍ أَنْ تَغْفِرْلِیْ
افطار کے وقت کی دعا: اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِک اَفْطَرْتُ، ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ،وَثَبَتَ الْاَ جْرُ اِنْشا ءَ اللہ تعالیٰ.
کسی کے یہاں افطار کرے،تو یہ دعا پڑھے: اَفْطَرَ عِنْدَ کُمُ الصَّا ئِمُونَ، وَ أَکَلَ طَعَا مَکُمُ الْاَ بْرَارُ ،وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَا ئِکَةُ.
تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ ، وَالْقُدْرَةِ ، وَالْکِبْرِیَآءِ، وَالْجَبَرُوْتِ ، سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ، سُبُّوحٌ قُدُّسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ، لَااِلٰہَ اِلَّااللہ نَسْتَغْفِرُاللہ ، وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّة ، وَنَعوذُبِکَ مِنَ النَّار.
نماز وتر کے بعد یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ،سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس، رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْح. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْکَ،لَااُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْک اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلیٰ نَفْسِکَ
رمضان المبارک میں کثرت سے پڑھے:۔ لَااِلٰہَ اِلَّااللہ ، اَسْتَغْفِرُاللہ، اَسْئَلُکَ الْجَنَّة ، وَاَعُوذُبِکَ مِنَ النَّار.
رمضان کے آخری عشرہ میں کثرت سے پڑھے:اَللّٰھُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ